رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ئہ | نمبر ۴۰

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکلسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور رہے +

ہدایت تیمارداران

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہے

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۶ - اکتوبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ہندوستان کی گورنمنٹ ریلوے نے گذرے چار مہینہ کی آمدنی بمقابلہ سال گذشتہ کے ان مہینوں کے قریباً سوا کروڑ زیادہ ہے۔ انگلستان میں ماہ جون سے سخت گرمی پڑ رہی ہے اور گذرے ہفتہ شہر لنڈن میں ۹۰ درجے تک گرمی ہو گئی تھی۔

مدراس کے احاطہ کی مردم شماری سے ظاہر ہوا ہے کہ علاوہ ٹرابنکور اور کوچین کے چار کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۰ ہزار تین سو ۸۱ ہے اور جس میں سے ۶ فیصدی مسلمان ہیں ۳ فیصدی عیسائی ہیں اور ۸۹ فیصدی ہندو ہیں ہندوں میں بیشی ۷ فیصدی ہے - مسلمانوں میں ۱۱ فیصدی کی ہے اور عیسائیوں میں ۱۲ فیصدی کی بیشی ہے۔

احاطہ بمبئی کی آبادی دو کروڑ ۷۰ لاکھ ۵۶ ہزار ۲۴۸ ہے یہاں ہندوؤں میں ۵ فیصدی بیشی ہوئی - مسلمانوں میں ۴ فیصدی - پارسیوں میں ۵ فیصدی - عیسائیوں میں ۱۱ فیصدی بیشی ہوئی۔

مراکو کے معاملہ میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جنگ ہونے کا اندیشہ ہے - اس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے بینک اور دیگر تجارتی معاملات میں گڑبڑی پڑی ہوئی ہے

کابل اور قندھار میں اب تک کال کا سخت اندیشہ ہے اناج مہنگا ہوتا جاتا ہے اور اناج پورے طور سے مہیا بھی نہیں ہو سکتا۔

سنگھائی سے خبر آئی ہے کہ کال کی وجہ سے ملک چینک ذک میں بلوے وغیرہ ہو رہے ہیں۔ عنقریب بل زمین پیپانی بھرا ہے - ڈاکو لوگوں نے امریکن مشن کو لوٹ لیا ہے اور عمارتیں سب توڑ ڈالیں - گورنر کے حکم کے مطابق یورپین اور امریکین لوگ باہر نکل گئے ہیں - اور جنگی جہاز بھی پہنچا گیا ہے۔

ہوائی جہاز کی ڈاک لیجانے میں جو شہر لنڈن سے ونڈسر تک قایم ہوئی ہے اول ہیوٹ صاحب اُڑتے ہوئے گر پڑے اور اُس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور ان کے بعد ہیل صاحب ہوائی جہاز پر سوار ہو کر ایسی تیزی سے اُس کو لے گئے کہ اکثر جگہ فی گھنٹہ ۱۰۵ میل کے حساب سے پہونچے۔

گورنمنٹ روس نے ۹ ہوائی جہاز جنگی کام کے لئے خریدے ہیں۔

البور پر فوج کشی کی طیاری ہو رہی ہے جنگی سپاہیوں کے علاوہ ۲۰۰ پولیس کے لوگ بھی جاوینگے - اور ۱۲ افسر بھی ہونگے۔

لنڈن کے مشہور کنگ کالج ہاسپٹل کو جنوبی لنڈن میں لانے کی تجویز درپیش ہے - اور اس کام کے لئے ایک شخص نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ انعام دیا ہے لیکن اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔

امیر کابل نے حکم دیا ہے کہ جو قیدی جیل میں کم عمر کے ہیں - اُن کو نکال کر فوج میں بھرتی کیا جاوے

ہمعصر کوکب نظام کی حکومت میں مشن کے کام کی ترقی کی نسبت ایک مسرت بخش خبر درج کرتا ہے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں کل ریاست میں ۲۳ ہزار مسیحی تھے - لیکن ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں جس کا اعلان گذشتہ ہفتہ میں ہوا ہے - عیسائیوں کا شمار ۵۳ ہزار لکھا ہوا ہے - ۱۰۰ فیصدی کی ترقی ہے - اس حساب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحی مذہب کس تیزی کیساتھ بڑھ رہا ہے۔

ایک انگریزی اخبار دودھ کے دیر تک رکھنے کی حکمت اس طرح سے بتلاتا ہے کہ بجائے گہرے برتن میں رکھنے کے اس کو کم گہرے برتن میں رکھنا چاہئے - تو یہ دیر تک تازہ کے موافق رہیگا - اگر گہرے برتن میں رکھا جاوے کہ جس طرح کہ جگ وغیرہ برتن میں رکھتے ہیں - یہ بگڑ کر ترش ہو جاتا ہے۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے جسم کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ایک عجیب قسم کی حکمت نکالی ہے - جو یہ ہے کہ مٹھی بند کر کے تھوڑی دیر ہم ٹھنڈے پانی کے بیچ ڈال رکھو اور اس سے تمام بدن ٹھنڈا ہو جاویگا۔

تار کی بہار

سلطنت چین نے جن چار سلطنتوں سے قرضہ لینا چاہا ہے ان کے قائمقاموں کے مابین برلن میں کانفرنسیں ہونے لگی ہیں۔ اصلاح کرنسی اور اُس کی تکمیل کے لئے جو تدبیریں درکار ہیں اُن کی بابت عہد و پیماں ہوگیا ہے۔

طہران کی ایک تار برقی میں جو اخبار مارننگ پوسٹ میں درج ہوئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ترکمان سرداروں نے قمیشن تپہ سے تار دیا ہے کہ ہم نے شاہ سابق کو گرفتار کرلیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے مجھے کیا ہدایت ہے۔

آئرلینڈ کا ہڑتال در اصل گریٹ سدرن ریلوے تک محدود ہے جس پر پانچ ہزار آدمیوں نے ہڑتال کی ہے۔ کارک۔ لمرک۔ واٹرفورڈ اور دیگر اسٹیشنوں کی حالت نازک ہوگئی اور فوج کے لوگ حفاظت کر رہے ہیں۔ آج برگروٹ کو خیف میں پھانسی دی گئی۔

تریپولی کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ اطالیہ کی نوآبادی نے کشت و خون کا خوف کرکے گورنمنٹ اطالیہ سے استغاثہ کیا ہے کہ حفاظت کے لئے زبردست تدابیر عمل میں لائی جاویں۔

اطالیہ کے اکثر جہازات کو گورنمنٹ اطالیہ نے حکم دیا ہے کہ وہ فوراً ٹرکی کے بندرگاہوں سے اطالیہ کو روانہ ہوجاویں۔ اور مال اُتارنے و چڑھانے کی کارروائیاں موقوف کردیں۔ اطالیہ میں رجسٹروں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور تدبیروں اور کارروائیوں کا حال براہ راست معلوم نہیں ہوتا۔



مشنری اور کلیسیائی خبریں

چھوٹا ناگپور میں عیسائیوں کا شمار ۱۸۸۱ء ۳۲ ہزار تھا اور ۱۹۰۱ء میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار اور امسال ایک لاکھ ۵۵ ہزار شمار ہے۔ کل باشندگان میں فی صدی ۱۳ عیسائی ہیں۔

۱۰ سال گزرے کہ پنجاب میں عیسائیوں کا شمار ایک لاکھ تھا اور آج ۲ لاکھ ہے۔ ہندوؤں کی آبادی کا شمار ۱۵ لاکھ ہے۔ مسلمانوں کی کوئی زیادتی نہیں ہوئی

امریکن اورسیٹی مشن ۱۹۱۱ء میں اپنا ، سالہ جلسہ منائیگی مغربی ہند میں یہ مشن سب سے پہلی ہے اس میں ۳۱ یورپین صاحبان اور پانچ ہندوستانی خادم الدین اور ۵۱۵ ہندوستانی کارندے کام کرتے ہیں اس کے ۱۸۹ اسکول ۲۹ بورڈنگ سکول ۵۴۱ عام مدرسے ہیں جن میں ۹۹۸۰ طلبا ہیں اور ۹ شفاخانہ ہیں۔

ایک مس صاحبہ بنام مس کانفس ٹنیس ہیتھر جو مسٹر ساسیل کروڑپتی کی صاحبزادی ہیں۔ جو ساکن کلیب لینڈ اوہیو کے باشندے ہیں مشنری کام کے لئے لائیبیریہ خدمت کرنے کے لئے گئیں ہیں۔ اپنا آرام اور آسائش چھوڑ کے اُن کا ارادہ ہے کہ آریک کے بچوں کو پڑھائیں باوجود اتنے مالدار ہونے کے اُن کا یہ نیک ارادہ قابل تعریف ہے۔

عام طور پر یورپ کے اخبارات میں ٹرکی کی نازک حالت کے متعلق خوف ظاہر کیا جاتا ہے کہ مبادا اس سے جنگ قرب مشرق میں پھیل جاوے جس کے نتائج شاید زیادہ دور تک اثر کریں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۳

انجیل مقدس میں ہر دو نفسوں کے بارے میں بڑی ذوق کے ساتھ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ انسان پر فرض ہے کہ وہ نہایت سعی و کوشش سے نفس امارہ پر غالب آوے اور اپنی طبعی خواہشوں کو مار ڈالے اور اُن کو کشتہ کرکے نیکی کی طرف اپنے آپ کو لگاوے۔ ہر ایک شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنے تن اور من کی خواہشوں سے کنارہ کرے اور پرہیزگاری اور نیک کرداری اور خدا ترسی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور خود انکاری کے اعلےٰ عمل پر کاربند ہوکر خلق اللہ کی مخلوقات کو فائدہ پہنچانے کے مفید کام میں اپنے جان و مال کو صرف کرے اور پبلک کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہمہ تن کوشاں ہو۔ اور خواہ کچھ ہی ہو۔ نفس لوامہ کی پیروی کرے اور سلیم ضمیر کی دھیمی آواز کا شنوا ہوکر شیطان اور گناہ پر غلبہ حاصل کرے۔ اور اس سے بڑھ کر خدا کی بخشی ہوئی الہامی اور آسمانی کتابوں کی تعلیم سے واقفیت حاصل کرکے امداد غیبی اور طاقت روحانی سے مستفیض ہوکر اور راہ راست سے واقف ہوکر حکم ربی کے تابع ہونا ہر ایک انسان کا اصلی فرض ہے۔ اور جو اس طرح سے نہ کرے وہ کوئی ظلالت میں مستغرق رہیگا۔ اور ضرور نفس امارہ کے دام میں پھنس کر ہلاکت تک پہونچیگا۔ اس لئے نہایت ضروری امر ہے کہ ہر ایک شخص اسباب سے بخوبی واقف ہو اور پرہیزگاری اور ایمان اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو۔





ہمعصر کوکب ہند مسیحیوں کی ترقی کے خیال سے ہندوستان کی قوموں ہندو اور مسلمانوں کے لایق اشخاص کا گورنمنٹ ملازمت حاصل کرنے کا مقابلہ کرکے ذیل کے پرجوش فقرات لکھتا ہے جو مسیحیوں کے مطالعے کے لئے از حد ضروری ہیں۔

جہاں تک ہم کو معلوم ہے گذرے دس سال کے اندر کوئی دیسی مسیحی اس (یعنے ڈپٹی کلکٹر) عہدے کیلئے نامزد نہیں کیا گیا۔ اور جب حال یوں ہے۔ سوال کنندہ کیوں دیسی مسیحیوں کو اپنے سوال میں شامل کرے؟ کیا وجہ ہے کہ دیسی مسیحی اب تک کسی میں گنے ہی نہیں جاتے ہیں۔ اپنے منہ اپنی تعریف کرنا اچھا نہیں معلوم پڑتا۔ پر کیا کیا جاوے؟ دیسی مسیحیوں نے اپنے کو ہر طور سے لایق اور معتبر ثابت کیا ہے۔ اُن کی فرمانبرداری محنت وفاداری اور نیک چلنی کے سبب ان کا پورا پورا اعتبار کیا جاتا ہے۔ ان میں سے جنھوں کو موقعہ ملا چھوٹے درجوں سے شروع کرکے اصلی درجے تک پہونچے ہیں اور ہم سب کو پورے طور سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر ایک کام کو جو ان کے سپرد کیا جاوے ٹھیک طور سے انجام دے سکتے ہیں تو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک وہ بہت ہی چھوٹے درجے کے لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کئی برسوں سے محمدی بہت ہی شور و غل مچا رہے ہیں۔ گو ہندوؤں کی بہ نسبت انکا شمار بہت ہی کم ہے۔ وہ دعوے کرتے ہیں کہ عنقریب سب مجلسوں میں اُن کا شمار ہندوؤں کے برابر ہونا چاہئے۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ گذرے مہینوں کے اندر ۱۱ ہندو اور ۸ محمدی ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے کیوں؟ اس لئے کہ انھوں نے کوشش کی جب تک دیسی مسیحی آپس میں زیادہ میل ملاپ نہ پیدا کریں۔ اُن کی جماعت نہ ترقی کریگی اور نہ کچھ بنیگا۔ . . . .

اگر سب کے سب اپنی جوابدہی اور فرض کو محسوس کریں بہت جلد اُنکی طرف سرکار لیکن ہندو اور محمدی بھی اس بات کو مان لینگے کہ دیسی مسیحی بھی ایک ہونہار قوم ہے۔ اور اب ہماری کوشش سے دب نہیں سکتے"۔

جبکہ دوسری قومیں ہر پہلو سے گوئے سبقت لے جا رہی ہیں تو کوئی رکاوٹ خاص مسیحیوں کیلئے ایسی نہیں ہے کہ وہ پیچھے رہ جاویں سوا اس کے کہ وہ سُستی سے اور بے پرواہی سے زمانہ کی رفتار کے موافق قوموں کی دوڑ کے وقت ڈھیلے ہاتھوں اور سست گھٹنوں کو لئے بیٹھے رہیں۔ کیا جیسا دوسری قوموں کو حق حاصل ہو رہا ہے اور وہ لڑ لڑ کر اپنا حق لے رہی ہیں تو وہ کیوں نہ لیں؟ پر اگر وہ اپنی بے پرواہی سے آگاہ ہو کر آگے بڑھنا اور دوڑنا نہ سیکھینگے تو وہ ضرور پیچھے رہ جاوینگے۔ اور دوسری قومیں جیسا کہ اب زیادہ زیادہ مہارت میں بڑھ رہی ہیں ضرور ترقی کے اعلے معیار تک پہونچ جاویں گی۔ اور مسیحی پیچھے کھڑے دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاویں گے۔ مسیحی بھائیو دیکھو مسلمان ہندو سکھ۔ راجپوت۔ پٹھان وغیرہ وغیرہ تمام اقوام کیا کر رہی ہیں؟ آپ بھی آگے بڑھو۔

ہم یہ دیکھکر بہت خوش ہیں کہ آجکل پنجاب مشن کے متعلق لودیانہ اور لاہور پریسبیٹری کی اکثر کلیسیاؤں کے پاسٹر لائق رفائق موجود ہیں۔ ذیل میں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں (۱) لاہور کلیسیا کے پاسٹر پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے ہیں۔

(۲) فیروزپور کلیسیا کے پاسٹر پادری این پیم داس صاحب ہیں۔

(۳)۔ جالندھر کلیسیا کے پاسٹر پادری رلارام صاحب ہیں۔

(۴) ہوشیارپور کلیسیا کے پاسٹر پادری آگیا مسیح صاحب ہیں۔

(۵) لودیانہ کلیسیا کے پاسٹر مسٹر یوحنا خاں صاحب ہیں۔

(۶) انبالہ کلیسیا کے پادری عبد السلام صاحب ہیں۔

(۷) دہرہ دون کلیسیا کے پاسٹر پادری پربھودت صاحب ہیں۔

(۸) سہارنپور کلیسیا کے پاسٹر پادری۔ بی۔ بی رائے صاحب ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے جلال کے لئے ان تمام کلیسیاؤں میں ممبروں کی تعداد کو بہت بڑھاوے تاکہ اس کی یہ جماعتیں بڑی رونق پکڑیں اور خدا کا جلال ملک پنجاب میں کثرت سے ظاہر ہو۔

ریویو

ہندو۔ اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار فی الحال لاہور سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کے دو نمبر ہمارے پاس ریویو کے واسطے آئے ہیں۔ ۲۰ صفحوں کا ایک اچھا بڑا اخبار ہری لال شرما صاحب کی زیر ایڈیٹری بڑی آب و تاب سے نکلنا شروع ہوا ہے اور نکلتے ہی ہر ایک پہلو سے وہ کیا چھپے اور مشہور اخبارات سے کم نہیں ہے۔ اور کم کیوں ہو کہ جبکہ اُس کے ایڈیٹر صاحب ایک تجربہ کار اور صاحب لیاقت انشا پرداز اور نکتہ سنج شخص ہیں جنہوں نے ۲۰ یا ۲۲ سال تک درجن بھر اخبارات کی ایڈیٹری کا عمدہ تجربہ حاصل کیا ہوا ہے ہماری دانست میں ہر قسم کی تحریر اس اخبار میں بڑی خوبی سے درج ہے اور رائے زنی کا عمدہ تجربہ ہونے کی وجہ سے یہ اخبار فوراً ہر جگہ وقعت اور ہر دلعزیزی حاصل کریگا۔ ہم ایسے اخبار کو دیکھکر خوش ہیں۔ اور پبلک کو اس کی طرف توجہ کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ یہ اخبار سستا بھی خوب ہے۔ ۲۰ صفحوں کا پرچہ ہے۔ اور قیمت صرف معہ محصول ڈاک دو روپیہ (عہ) سالانہ ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ لیکن عیسائی اقوام کو اسلام سے اس قدر نفرت تھی کہ اُنہوں نے خود اپنے شہنشاہ کے حضور سے لوٹنے ایلچی کا بھی پاس نہ کیا۔ اور جو کچھ اس کے پاس تھا سب کچھ لوٹ لیا۔

اقول۔ جب عیسائی جانتے تھے کہ اہل اسلام ہمیشہ اُن کو اور دوسری تمام قوموں کو لوٹتے ہیں اور ذرا بھی ڈھیل نہیں کرتے تو اب اگر اُنہوں نے بدلے میں ایسا کیا تو یہ عوض معاوض کا معاملہ ہو گیا۔ اب کیوں بُرا منایا جاتا ہے؟ اور یہ گلہ گزاری چہ معنے وارد؟ ہم مذہبی طور و عمل کے لحاظ سے ہم اس کارروائی کا جائز قرار نہیں دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہم صاف کہتے ہیں کہ یہ اُن کی بے جا کارروائی ہوئی اور اُنکو ایسا کرنا جائز نہ تھا۔

قولہ۔ تو پھر رحم مجسم عیسائیوں نے تلوار کیوں چلائی؟

اقول۔ مسلمانوں کا تلوار چلانا تو دفاعی جنگ سمجھ کر جائز ہو گیا۔ اب عیسائیوں کے تلوار چلانے پر عتراض آ گیا۔ اگر عیسائیوں نے تلوار چلائی بھی تو یہ اُنہوں نے اپنی حفاظت سے چلائی نہ کہ قصد شرارت سے اور یہ کوئی مذہبی بات نہ تھی۔ جبکہ مسلمان اُنکو دکھ دینے لگے۔ تو وہ بے چارے کیا اپنا بچاؤ نہ کرتے؟ ایڈیٹر صاحب مسلمانوں کے جوش اور تحریک کا خیال نہیں کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں کی طرف فوراً نظر ڈالکر اُن کو رحم مجسم کے نام سے طعنہ زنی کرنے لگتے ہیں! ایڈیٹر صاحب ذرا اپنے ہی لکھے ہوئے فقروں کا خیال کریں جو یہ ہیں "کہ مسلمانوں کو بدلا لینے پر مجبور کر کے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہی تھی" یہ فقرے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ اصل معاملہ کیا ہوا اور اب آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قصور کس کا تھا؟

قولہ۔ اس کا جواب ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان مسلمانوں کو محض اس وجہ سے شہید کیا گیا کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مانتے ہیں۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب نہ تو صرف آپ کا فرمان اور بیان ہے۔ لیکن آپ براہ مہربانی دکھلا دیں کہ کونسی تواریخ میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ کہ اُس کی یہ وجہ تھی۔ ملک کنعان میں رہتے ہوئے عرب کے نبی سے نبی اسرائیل اور عیسائیوں کو کیا مطلب تھا؟ اور کونسی مذہبی عناد تھی جس کی وجہ سے خاص محمد صاحب سے دشمنی رکھتے تھے اور دشمن جان بنے ہوئے تھے؟ نہیں نہیں یہ وجہ نہیں تھی وجہ اصل اور تھی جو صاف صاف یہ تھی کہ اہل اسلام ازجبرًا و قہرًا اپنا سکہ بٹھانا چاہتے تھے۔ اور زبردستی اسلام قبول کروانے کے پُرجوش خیال میں دوسری تمام قوموں کو کرنا چاہتے تھے۔ جو اگرچہ ایک مشکل کام تھا لیکن اسلام کی یہ کوشش اور سعی قابل نفرت تمام اقوام کے تھی جس کی وجہ سے اتنے کشت وخون ہوئے اسلام نے تو دین کا سوال خود پیدا کیا ہوا تھا جس کی آڑ میں سو کروڑ مرنے مارنے کو تیار بر تیار نظر آتے تھے۔ یہ تعجب کی جا ہے کہ اس کا طعن دوسروں پر توڑتے ہیں اور بجائے اپنا قصور ماننے کے اوروں کو اس کا قصوروار گردانتے ہیں۔

قولہ۔ عیسائیوں نے اس بات میں اپنی سبکی سمجھی کہ مسلمانوں کا نیا فرقہ ان سے بدلہ لینے کا خیال کرے۔

باقی آئندہ

اقتباس

انسان کی زندگی ایک دن کی مانند ہے

آدمی کی زندگی ایک دن کی مانند ہے۔ یہ دن بعض کو پورے بارہ گھنٹے دیتا ہے۔ اور ان گھنٹوں میں ذیل کے موقعے اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

پہلے گھنٹے میں اصل و نسل حاصل ہوتی ہے جو پیدائش کا زمانہ ہے۔ دوسرے گھنٹے میں بچپن کا زمانہ آتا ہے جو نوزائیدہ بچوں کو حاصل ہوتا ہے۔ تیسرے گھنٹے میں لڑکپن یا وہ زمانہ آتا ہے جس میں بچے چلنے پھرنے کے قابل ہوتے ہیں چوتھے گھنٹے میں وہ زمانہ شروع ہوتا ہے کہ قسم قسم کے کھلونے اور طرح طرح کے تماشوں سے طبیعت بہلتی ہے۔ پانچویں گھنٹے میں جوانی کا زمانہ جوبن پر آتا ہے جسمیں انسان کا قوائے بدنی مضبوط ہوتے اور وہ کامل انسان بنتا ہے چھٹویں گھنٹے میں انسان کا وہ زمانہ آتا ہے کہ جس میں وہ جوان ہو کر شادی وغیرہ کے کاموں اور محنت ومشقت میں مشغول ہوتا ہے۔ ساتویں گھنٹے میں دنیا کے تفکرات اور نشیب وفراز کے رنج و راحت کے خیالات دلکو بھاری کرتے ہیں۔ آٹھویں گھنٹے میں اخلاق اور دین کے ضروری کام کی طرف رجوع ہونیکا موقعہ آتا ہے۔ نویں گھنٹے میں بدن کے اعضاء کمزور ہونے لگتے ہیں۔ اور طاقت کو زوال آنا شروع ہوتا ہے دسویں گھنٹے میں ہم موت کے نزدیک پہونچتے ہیں اور کمزوری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گیارہویں گھنٹے میں ہم اپنے اور دوسروں کیلئے ایک بار معلوم دیتے ہیں اور زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں بارہویں گھنٹے میں خاتمہ آتا ہے اور نہایت کمزوری اور دکھ وتکلیف سے جان نکل جاتی ہے۔ لیکن بہت لوگ کو یہ بارہ گھنٹے حاصل نہیں ہوتے پہ وہ بیچ ہی میں کاٹے جاتے اور بے وقت مر جاتے ہیں۔

مراسلات

دنیا کی قدیم قومیں

انسانی قوموں کی قدامت کی بابت مورخوں اور علما میں اختلاف رائے ہے۔ لہذا اس مضمون میں صرف ان خیالات کا اظہار ہو سکتا ہے جو کہ بہت ہی قابل وقعت ہیں اور جن پر معتبر شہادت مل سکتی ہے۔ یہ مسلم امر ہے کہ اس معاملے پر بہترین شہادت انجیل مقدس سے ملتی ہے۔

قوم مصر

جہاں تک ہمارا علم کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصری قوم سب قوموں سے قدیم ہے۔ مصر کا نام ہی مورخوں سیاحوں اور علمائے دین کے لئے ایک خاص حظ اور لطف کا باعث ہے۔ سرزمین مصر کو ایک ایسے بہشت کے نام سے خطاب کیا جاتا ہے جو کہ معجزانہ طور سے صحرا میں رکھ دیا گیا ہو۔ انجیل میں اس کا تعلق حضرت ابراہیم حضرت یعقوب۔ حضرت یوسف حضرت موسےٰ اور قوم اسرائیل حضرت سلیمان اور آخرکار حضرت مسیح کے بچپن کے ساتھ بہت ہی گہرا ہے۔ موجودہ ایام میں بھی سرزمین مصر کا بڑا ملکی وقر ہے۔ کیونکہ یہ مغرب اور مشرق کا درمیانی دروازہ ہے اور انگریزوں کے ہاتھ میں ہندوستانی خزانوں کی کلید ہے۔

اس کی بہت قدیم تاریخ تاریکی میں نہاں ہے مگر دور کے عرصے سے اہل مصر بڑے ہی مہذب اور عالم لوگ مانے گئے ہیں۔ اور کوئی دوسری قومیں ان سے لگا نہیں کھاتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دو ہزار سال قبل مسیح بھی وہ علم نجوم علم کیمیا۔ علم صحت۔ طبابت علم تشریح ریاضی اور موسیقی میں خاص مہارت رکھتے کوزہ گری۔ آئینہ سازی۔ رنگسازی۔ مردوں کی حفاظت کے لئے لاشوں کو معطر کرنے میں وہ یدطولےٰ رکھتے تھے۔ دھاتوں کے کام۔ نقاشی۔ بت تراشی اور علم عمارت کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔ اُنہوں نے عالیشان شہر اور معابد بنائے اور وہ شہرہ آفاق مصری مینار یعنی شاہی قبرستان استادہ کئے جو کہ انسانی ہنر کا کرشمہ ہیں۔ سپاہ گری اور تجارت میں صاحب عزم تھے وہ لکھنے کے علم سے بھی واقف تھے اور پیپرس کے پودے سے کاغذ بنایا جاتا تھے۔ اُن کی زبان تصویروں کے نشانوں سے ادا ہوتی تھی۔ اور تاریخی کارنامے۔ میناروں پتھروں کی تختیوں اور کاغذی تختوں پر محفوظ کئے جاتے تھے۔ وہ بڑے سنجیدہ عابد اور دیندار لوگ تھے۔ مگر توہمات کا شکار تھے۔ موت اور روح کی ہمیشگی پر بڑا زور دیتے تھے۔ دعوتوں کے موقعہ پر دسترخوان کے اردگرد ایک مصالحہ دار مردہ لاش جس کو ممی کہتے ہیں پھراتے تھے۔ تاکہ مہمان کی یاد سے مرگ مناجات محو نہ ہووے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں وہ خدائے واحد اور اس کے نائب آفتاب کی پرستش کرتے تھے۔ مگر بعد ازاں بیشمار دیوتاؤں کی پوجا شروع ہوگئی۔ جادوگری میں کمال حاصل تھا۔ پروہتی نظام بڑے اعلےٰ درجے کا تھا اور پوجا رسومات کے مطابق کی جاتی تھی۔ انجیل سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت موسےٰ کے سسر بڑے اعلےٰ درجے کے پروہت تھے اور اغلب ہے کہ حضرت موسےٰ کو بھی مصری مذہب کے اصولوں کی اچھی تربیت مل چکی تھی۔

پہلا مصری بادشاہ جسکو مینس Manes کہتے ہیں قریباً تین ہزار سال قبل مسیح حکمران تھا کلہم نمیں شاہی خاندان جو کہ فرعون کے لقب سے مشہور ہیں حکمران ہوئے۔ حضرت یوسف شاہی ۱۷ ۱۸ ء ق م خاندان سولہ سو سال قبل مسیح کے قریب ہوئے ہیں شاہان مصر کی اوج کا زمانہ اٹھارویں خاندان سے لیکر بیسویں خاندان تک اسرائیلیوں کا خروج انیسویں خاندان کے اختتام پر قریباً چودہ سو پچاس سال قبل مسیح کے ہوا چھٹی صدی میں کمبیس۔ سائرس اور دارا شاہان فارس نے ملک مصر کو فتح کر لیا اور بعد ازاں سکندر اعظم نے اس ملک کو مسخر کر لیا اور پھر جولیس سیزر کی فتوحات میں شامل ہو کر ایک رومی صوبہ قرار پایا۔

پادری جے۔ ایچ آربسن جالندھر شہر

اپیل

بخدمت جملہ مذاہب اہل ہند

صاحبان۔ آپ لوگ جو باتمیز اور باہوش اشرف المخلوقات ہیں اور علم و حکمت میں ماہر اور دن دونی اور رات چوگنی ترقی بھی کرتے ہیں۔ اور نہ صرف مذہب کا دم بھرتے بلکہ ہر چہار سوسے صدائے مذہب! مذہب!! کی گونج کانوں میں خراش کرتی ہے۔ اور بہت سے ایسے بھی آپ کی طبقہ ہستی پر نظر آتے ہیں جو شوزمین مطلق اور اپنے اپنے مذہب میں علیان مذہب کا شرف حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جسکا ذکر خیر خاندانوں اور مجلسوں اور سوسائٹیوں اور اخباروں اور پرچوں میں بڑے زور شور اور کروفر کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اور آپ کو اس حمایت کی دھن میں اور بہتیر سے بہتری اور معاملہ اس خمسہ میں آجاوے تو بھی ان میں سے کسی ایک کا بھی احساس نہیں ہوتا اور آپ لوگ بھی اپنی اپنی جگہ یہ خیال کرتے ہونگے کہ ہم زمانہ حال کے رستم و سہراب اور کلو پہلوان ہیں اور یہی لوگ ہماری تیغوں کا دم بھرتے ہیں۔ اور

کچھ تعجب نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ آپ کے ہواخواہ اور یار دلدار تعریف کرتی ہیں لٹو ہوئے پھرتے ہیں۔ پر اس میں کسی کو کچھ مضائقہ نہیں کہ اس سارے پوجا پاٹ اور لہریا پیشانی اور ریاضت اور مغز خوری اور رکوع سجود کا نتیجہ اور ما حاصل کیا ہے۔ اگر نتیجہ ایک صفر ہو تو کیا مارے بلا سے اور اگر نتیجہ ہو تو کیا مضائقہ یاروں کی دو بلا میں۔ مطلب کسی ضروری نتیجہ سے نہیں۔ اگر اس جگت کے القاب اور خطاب کی بوریاں اور مصنوعی اور ہوائی قوتوں کا ذخیرہ ہو تو یہی بس ہے اور کافی سے زیادہ ہے۔ آپ لوگ خیال کرتے ہونگے کہ یہ اپیل آج ہمارے سامنے کیسی ہے۔ مقدمہ کب اور کیا تھا۔ مدعی مدعا علیہ کون کون تھے۔ سو اب میری بڑے ادب اور خاکساری سے غرض یہ ہے کہ آپ میرے معا کو سمجھنے کے لئے اور لفظ اپیل کے خیال سے اپنی توجہ اور فہم و فراست کے گھوڑے کو کچہریوں اور قانونوں اور سرکاری وکیلوں کی طرف نہ دوڑائیں۔ بلکہ میرے اس نازک معاملہ کو سمجھنے کے لئے آپ صرف میری حالت پر غور فرماویں کہ میرا معا ایک آہ و نالہ اور ایک عظیم اور ضروری نوحہ اور گریہ زاری ہے۔

میں اپنی مصیبت کی گہرائی میں اسفل کے اس درجہ تک گری ہوئی ہوں کہ خود نہیں سوچ سکتی کہ میری ضرورتیں کیا ہیں اور وہ کہاں سے رفع ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنی اپیل خود پیش کرنے کی جرأت اور توفیق نہیں رکھتی۔ یہ تو کسی مشاہدات اور معلومات کے تجربہ کار کا میرے ساتھ نیک سلوک ہے۔ جو بالا برکتوں اور رحمتوں سے مستفیض ہو کر جو عالم بالا کے مالک کے کلام سے مفت بخشش کے طور پر حاصل ہوتی ہیں۔ جو مجسم ہوا اور انسانوں کا ہم شکل بنا اور خدا کی بادشاہت کے لئے منادی کی اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ مرقس ۱: ۱۵۔ اور ان لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی ان پر جو موت کے ملک اور سایہ میں بیٹھے تھے۔ نور چمکا متی ۴: ۱۶۔ ایسا مہربان دل رکھتے ہوئے میری اپیل کو جو میری زبان قال سے نہیں بلکہ زبان حال سے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ آپ ضرور از راہ انسانیت اور ہمدردی اور خدا کے واسطے اس پر توجہ فرمائیے۔

میں اپنی تذکرہ بالا تمہید سے ڈرتی ہوں کہ کہیں طوالت کے سبب سے طول تمہید ٹھہر کر آپ اپنی عنانِ عاطفت مجھ سے پھیر نہ لیں۔ اور میری اپیل کو داخلِ دفتر اور ڈیڈ آفس میں نہ ڈال دیں۔ اس واسطے میں اس کو اسی پر اکتفا کر کے اپنا اصل حال پیش کرتی ہوں۔

جو حال گرا ہوا میں نے قدرے اوپر بیان کیا ہے اس سے میرا مطلب ہرگز نہیں کہ میرا مال و اسباب یا روپیہ زیور یا مال مویشی اونٹ گھوڑے گائے بیل کسی ظالم یا چور یا راہزن نے لوٹ لئے ہیں۔ ہاں اگر ایک طرح سے یہی سمجھ لیں تو سچ کے ذرا خلاف نہیں کیونکہ میرا تعلق اور رشتہ اس سے جو یہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے منقطع ہو گیا ہے۔ جو برکتیں اور خوبیاں اس کی تھیں وہ مجھ سے الگ ہو گئی ہیں۔ اور ان کے بغیر اس دنیا ناپائیدار میں چار دن بدحالی اور بے برکتی کے سبب کر رہی ہوں۔ گویا میرا وہ حال ہے جو درخت سے جدا ہو کر سوکھی ڈالی کا یا جو اعضا بدن سے کٹ کر وہ اور گندہ اور ضایع ہو جاتا ہے اور اصلی زندگی اور رشتہ اور تعلقات سے قطع ہو جاتا ہے۔ تو خیال کیجئے کہ یہ کوئی میری کم بری حالت ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور بری حالت اور خستہ حالی ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ جیسا میں بری اور بدحال ہوں اور جیسا چاہتی ہوں کہ میری اصل حالت اب تک آپ کی خدمت میں منکشف نہ ہوئی غرضیکہ میں وہ بہ اور بری ہوں جو میں ہی ہوں اپنی مثل اور نظیر اور کوئی ہے ہی نہیں۔ اپنی حالت کو ظاہر کرنے سے شرم آتی ہے پر میں نہ شرماؤنگی۔ کیونکہ ایسی حالت میں اکیلی ہی نہیں ہوں بلکہ سب ہیں جو میرے عم زادے۔ اور خالہ زادے ہیں۔ یعنے سب مخلوقات جو روئے زمین پر آباد ہیں اور وہ جو میرے نزدیکی رشتہ دار۔ ہند۔ برہما۔ چین جاپان۔ روس۔ روم۔ عرب وغیرہ وغیرہ ہیں ہم سب ایک دوسرے سے گہری نسبت رکھتے ہیں۔ میں ان کی یاد کروں جو میرے حقیقی خون اور ہڈی ہیں جو دوآبہائے بست جالندھر۔ باری۔ رچنا۔ جیچ میں رونق افروز ہیں تو مجھ کو وہ حال یاد آتا ہے جو چھلنی کے سامنے سوئی کا تھا تو بھی ہم اپنے ان عزیزوں سے کئی ایک معاملہ میں ایسے آگے ہیں کہ اپنی مثل آپ ہی ہیں۔ جنکا ذکر آپ کی توجہ کے لئے ذیل میں ذکر کرتی ہوں۔

جہالت ہماری ورثہ ہے۔ علم کو ہمارے آباؤ اجداد نے ٹھیک یاد نہیں رہا کہ کئی پشتوں سے استعفا دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی ہم کو علم کی روشنی کی طرف متوجہ کرے یا تحصیل علم کا چرچا کرے تو ہم گویا سوائے اس کے حرف نہیں بولتے کہ تھوکی ہوئی تھوک کو کون نگلے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگر کوئی ہماری اس ورثہ کو ہاتھ بھی لگا دے تو تن اور سر کی ایک بلا ضرورت تقسیم کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ہماری یہ جائداد اب تک محفوظ ہے اور ہمارے اندر قائم ہے۔ کون جانے کہ کب تک قائم رہے گی۔ اے جملہ مذاہب اہل ہند اگر کسی نے ہمارے حال زار پر ترس نہ کیا تو لاعلاج ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر آپ دریائے جہلم کے پار ہمارے وطن میں تشریف لاویں جو دوآبہ سندھ ساگر کہلاتا ہے۔ تو جہالت ہمارے ہر ایک کام کی روح رواں پائینگے۔ ہماری خوراک اور پوشاک میں اس کی چمک ہے۔ گھر باہر کھیل تماشوں میں اس کی دمک ہے۔ تجارت کے کار



میں سرکار کے کاروبار میں جلوہ نما ہے۔ مثل۔ "بے علم نتواں خدارا شناخت" کس جگہ آپ اس کو بے معنے پائیں تو پائیں۔ پر ہمارے ہاں تو بغیر اس کے اور کوئی سچائی ہی نہیں۔

خون اور قتل۔ انسان کو تھوڑی تھوڑی باتوں آن کی آن میں قتل کرنا اور خون بہا دینا ایسا ہے جیسا گویا ایک ڈیوٹی ہے۔ اور جیسا سیر و سیاحت کرنے والوں کے ہجوم سے کلکتہ اور لاہور میں ٹھنڈے وقت میں رونق کا بازار گرم ہوتا ہے۔ ویسا ہی ہمارے ہاں اس خرابی کی جو شریعت الٰہی کے صریح حکم کے برخلاف ہے۔ عام بات ہے۔ کیا ابھی تک آپ کو یقین ہوا ہے کہ نہیں کہ میں قابل رحم اور قابل امداد ہوں کہ نہیں؟

پرستش ہماری کا یہ حال ہے کہ حشرات الارض کی طرح ہمارے ہاں پیروں اور مرشدوں اور درویشوں کی خانقاہیں ہیں۔ ہماری اولاد کے رگ و ریشہ میں اُن کے نام کی جے ہے۔ جنم سے اُنہیں کے نام کی گڑتی دی جاتی ہے۔ بوڑھی اور نوجوان مائیں اور جوان کنواری لڑکیاں بغیر مردوں کی ہمراہی کے خانقاہوں کے مجاوروں کے پاس سفر کر کے بھی تحفہ اور نذریں لے جاتی اور چڑھاتی ہیں۔ اور مرادیں اور نئی نئی منتیں مانتی ہیں۔ اور کوئی ان کو روکتا نہیں۔ اور حقیقی قابل پرستش کی تعظیم کا نام و نشان نہیں پایا جاتا جسے نہ صرف روحانی اخلاقی ضائع ہو رہا ہے۔ بلکہ میں افسوس سے کہتی ہوں کہ حیا کو بھی جواب ہو رہا ہے۔

کہاں تک اپنی بدی اور پلیدی کی گہرائی کے پاتال میں آپ کو لے جا کر اپنا حال دکھلاؤں۔ ہر ایک قسم کی عام برائی گویا ہمارے ہاں ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اگر آپ ہمارے پڑوسیوں کا جو دریائے سندھ کے پار کے باشندے ہیں۔ سنیں تو آپ کا دل رحم کے تے اور اُمڈ آوے اُن کی دین اور دنیا مشرق سے لیکر مغرب تک کسی سے پوشیدہ نہیں اُن کی عنایت سے ہم اور بھی دوبالا ہو رہے ہیں۔ جب وہ خون چوری۔ رہزنی وغیرہ وغیرہ کو اپنا فخر سمجھتے ہیں تو ہم صرف بلا روک ٹوک ایسے کاموں کو کرتے ہیں۔ سچ ہے "گورنمنٹ دار رپ نہیں آؤ ما پرست آجاندی" مجھ کو یقین ہے کہ میرا مختصر سا حال سنکر اور پڑھ کر آپ ضرور اپیل کی سماعت اور نیک فیصلہ دینے کے لئے تیار ہونگے۔ پر خطرہ ہے کہ کہیں یہ لکھ خارج ہی نہ کر دیں کہ ان کے ہاں ان کے اپنے پیر۔ فقیر۔ مرشد۔ ولی۔ ملاں۔ مولوی بہت ہیں۔ جو ان کی ضروریات کو رفع کریں۔

صاحبان یہ بات تو ٹھیک ہے۔ پر وہ باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ ان کا منہ اور گلا کھلی گور ہے اول اوّل تو ہماری سرد مہری سے ایسے بیزار ہیں جیسے کہ سینگ گدھے کے سر سے نیز ہم ہیں بھی کمائی کے دینی کمایا اور صفایا۔ تو بھی ان کے ہتھکنڈے اور ہتھیار ایسے تیز ہیں کہ کچھ نہ کچھ چھیل ہی لیتے ہیں۔ اور اس چھیلا چھالی سے ایسا بھورتے ہیں کہ خوب شیشہ سر سے چلتا ہے۔ اور نیز ان کو ہماری زندگی اور بھلائی کا اتنا فکر بھی نہیں جتنا بیٹی کو اپنے بیجوں کی اس لئے آپ غور کیجئے اور اس بلا سے جس کے سر آسمان تک اور پاؤں زمین کی پاتال میں اس عذاب اور مصیبت کی حالت سے ہم کو چھڑائیے۔

ہم تو سب کی خدمت میں ادب سے عرض پرداز ہیں کہ کوئی ہم کو اس پراگندہ اور خستہ حالت سے بچائے ہمارے لئے۔ جسم جان۔ تن۔ من۔ دھن۔ علم عقل زور کے خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اپنی گری ہوئی حالت سے اُٹھائے جائیں اور اصلی مالک کی تعلیم جو سب کا خدا ہے۔ تعلیم پاویں اور روحانی دوا اور علاج سے اس کے ساتھ میل حاصل کریں۔ خود انکاری۔ حلیمی۔ خاکساری کی ضرورت ہے۔ مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتا ہے۔ کون ہمارے لئے کریگا؟

(باقی اگلی چٹھی جاذ ایک ماہ کی تاریخ ہے۔

راقم خوشابی

شری مہاراجہ رامچندر جی کے راج تلک اور بن باس سے

چند مفید نمونہ

از منشی بھگوانداس گشتہ فیض آبادی اڈیٹر "بیگار"

رامائن جو آریہ قوم کی کتب مقدسہ میں سے ایک ہے اور دنیا کی مشہور کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اور وہ آریہ قوم کے دلوں پر اپنا اثر ویسا ہی رکھتی ہے جو عیسائیوں کے دلوں پر انجیل اور مسلمانوں کے دلوں پر قرآن۔ اس میں سے میں نے مہاراجہ رام چندر جی کا راج تلک اور بن باس پر اس نظر سے ریمارک کئے ہیں۔ کہ نوجوان اور طالب علم ان چند مندرجہ ذیل سطور سے اخلاق اور اطاعت کی باتیں سیکھ لیں

(۱) ایفاء وعدہ میں راستبازی خواہ کیسی مصیبت اور آفت سر پر آئے اور جان جائے مگر وعدہ کے پورا کرنے میں فرق نہ آئے۔

(۲) اولاد کی سعادت ماں باپ کی اطاعت میں کہ باپ کے بچن پورا کرنے میں بیٹے نے راج پاٹ پر لات مار کر جنگل اور بن باس کی ساری بلائیں اپنے سر لیں۔ (۳) بھائیوں کا آپس میں اخلاص پیار۔ ایک دوسرے پر نثار ہر ایک بھائی اپنے سے زیادہ دوسرے بھائی کی بھلائی چاہنے والا (۴) میاں بیوی کا سہاگ۔ سیتا جی نے اپنے میکے اور سسرال کے تمام عیش کو چھوڑ کر خاوند کے ساتھ جنگل میں بنیکی ساری مصیبتیں اٹھائیں (۵) تیاگ پتنی کی بڑھیاں

سفر امریکہ

بعض ضروری امورات میں نہایت مفید تعلیم دیجاتی تھی یگانگت و یکدلی ہر طرف دیکھنے میں آتی تھی اور ہم کو یقین ہے کہ ہر ایک مسیحی کارندے نے اس میٹنگ سے بہت فائدہ اٹھایا ہوگا۔ یہ میٹنگ ٹرمپٹ ہوم کے جھیل میں ہوتی تھی اور اس میں بھی بیٹھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اس جھیل میں تین سو اشخاص بیٹھ سکتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے خادم الدین جمع تھے۔ (این ۔ بی)

دعا کے ذریعہ بیماروں کو چنگا کرنے کے کام میں خدا نے بڑی برکت دی۔ میٹنگ سے ذرا پہلے ایک بہن کو سن شروک (Sunstroke) ہو گیا۔ اور قریب المرگ ہو گئی۔ ایک بھائی نے جو پہلے ڈاکٹر تھے۔ اُس کی نبض دیکھ کر کہا کہ بس اب یہ طیار ہے اور کوئی اُمید نظر نہیں آتی۔ مگر جب اس پر ہاتھ رکھ کر ایمان کی دعا کی گئی تو خدا نے معجزانہ طور سے اس کو ایکدم میں چنگا کر دیا۔ اور سب حاضرین نے خدا کی قدرت کو معلوم کیا۔ ہر شام کو دعا کے ذریعہ چنگا کرنے کی نماز کی جاتی تھی اور بہتوں نے اپنی بیماریوں سے شفا پائی۔ اور وہ جو چنگے ہو جاتے تھے خوشی اور تعریف اور جے مسیح کی جے کے نعرے مارتے تھے۔ اور فتح! فتح!! فتح!!! کہہ کے زور زور سے پکارتے تھے۔

بپتسمہ کی رسم چار دفعہ ادا کی گئی اور ۱۸۷ اشخاص نے بپتسمہ لیا۔ بپتسمہ حالط کے حوض میں دیا گیا تھا۔ اور سینکڑوں لوگ وہاں موجود تھے۔ جمعہ ۹ جون کا دن مشنری سرمن کے لئے وقف کیا گیا تھا۔ صبح کے وقت مسیحی مذہب کی عمومیت پر وعظ کیا گیا تھا پھر کو مختلف ملکوں کے پادری صاحبان نے مختصر الفاظ میں اپنا تجربہ بیان کیا۔ (باقی آئندہ)

بارن ہاٹرا

پیرگاہنے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی — اا — قبر پرستی گناہ ہے

اگر گناہ سے بچنا چاہتے ہیں تو صرف ایک ہی راستہ ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاویں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں۔ مسیحی ناظرین سے استدعا ہے کہ وہ ضرور ہم کو بھی سنادوں کو اپنی اپنی دعاؤں میں یاد کریں اور ہمارے ساتھ یہ دعا مانگیں کہ نامعلوم خدا جلد اس دنیا سے نیست ہوں۔ خداوند یسوع مسیح کا راج آوے اور گنہگار اپنے گنہگار رشتہ داروں کو مسیح کے قدموں پہ لا کر ڈالیں تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے تندرستی۔ زندگی اور دل سے اطمینان حاصل کریں۔ خداوند یسوع مسیح کی جے۔

پیشتر اس کے کہ میں اپنے وعدہ شدہ اشعار ناظرین کے پیش کروں میں ذیل کی غزل کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کو میرا عزیز دوست مسٹر محمد یوسف اسماعیل مرحوم بڑے دلی تپاک سے گایا کرتا تھا۔ اور وہ اب فی زمانہ ہر ایک گنہگار کے حسب حال ہے۔

"مسیح خدا ہے اور بجز اُس کے نجات نہیں"

گر نہ وہ کہیں تجھ کو تو زیبا ہو نہیں سکتا۔

ہما جو موت پہ غالب وہ بندہ ہو نہیں سکتا

عبث کرتے ہو کوشش اے طبیبو مرض مہلک ہے

تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا۔

مگر ہے خون عیسےٰ کا گناہوں کی دوا اکامل

لگے جس دل پہ ایماں سے وہ مردہ ہو نہیں سکتا

نہ ہووے پاک دل جبتک گناہوں کی نجاست سے

خدا کا جلوہ گر ہم پر ہویدا ہو نہیں سکتا۔

کوئی کھو کر کے جاں اپنی کرے حاصل اگر دنیا

تو پھر بدلے میں جان اپنی کا بدلہ ہو نہیں سکتا۔

یہ مشکل ہے دو آقا کی کرے خدمت کوئی بندہ

کرے راضی وہ دونوں کو تو ایسا ہو نہیں سکتا

ہے مرغ آسماں پرواز کا سایہ ترے سر پر

سو یہ دنیا ترا عارف بسیرا ہو نہیں سکتا۔

ناظرین از راہ کرم ذیل کے اشعار کو بغور پڑھیں اور اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھیں کہ آیا یہی ہیں (جو سچ چکا ہے) اور آپ میں جو صرف شفاعت کے تکیے پہ سر دھرے بیٹھے ہیں کتنا فرق ہے۔ اگر آپ ان کے جواب میں کچھ لکھنا چاہیں تو ہم بخوشی محبت کے ساتھ اسکا جواب دینے کو طیار ہیں۔

"اُلٹ پلٹ زمانہ"

آپ ہی کہیں ہیں یہ متفق الالفظ ہو یہ بات

لاریب ہر کسی کو ہو اعمال سے نجات۔

آپ ہی کہیں ہیں کس میں بھلا ہوویں یہ صفات

کس کے عمل درست ہیں بے جرم کس کی ذات

جب کوئی فرد بشر بری از گناہ نہیں

روح خدا بغیر کوئی جا پناہ نہیں۔

خود ہیں محمدی سب ہی قائل کہ لاکلام

روح خدا ہیں کلمہ حق حق وہ مسیح نام۔

احیائے مردگان یہ ہوا ان کا فیض عام

اور معجزات ان کے ہیں مشہور سب تمام۔

برحق ہیں تا ہنوز وہ افلاک پر حیات۔

دنیا میں خاص آئینگے پھر وہی پاک ذات

پھر برخلاف اس کے بعکس دعوہ خیال سے

ڈھونڈیں ہیں مردگاں کو وسیلے کیواسطے

اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ کس لئے

ایسا شفیع زندہ وسیلہ یہ چھوڑ کے

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

اسی طرح کیا مسیح نے ہم کو نہیں بتایا۔ کیا وہ ہمارا مالک نہیں ہے۔ ہاں ہم اس کو کیوں نہ مانیں۔ نہ صرف اُسے ہم نجات دہندہ مانیں بلکہ اُسے اپنے دل کے تخت کا مالک بنائیں۔ ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ غلام تھا اور کہ وہ مصر گئے ایک شہر میں بولی پڑی اور ایک شخص جو کوئی بولی دیتا تھا اُسے بڑھا گیا۔ اور آخرکار اُسے مول لے کر آزاد کر دیا۔ اسی طرح ہمارا اور تمھارا نیلام اس دنیا میں تھا اور بولی پر بولی دے کے اُس نے ہم کو خرید لیا اور یہاں تک کہ اپنا خون ہمارے لئے دیا۔ سو جب اُس نے ہمارے لئے کیا تو ہم اُسے اپنا سب کچھ دیدیں یہاں پر بہت سے لوگ ہونگے جو کہ اور باتوں کی بابت تو بہتیرا کچھ کہینگے پر جب پیسے شریف کا ذکر آیا وہ نہیں دینگے۔ ایک دفعہ ایک مشنری نے پہلے قرنتیوں کے ۱۶ سولہ باب پر وعظ کیا۔ جس میں اُس نے چندہ کی بابت ذکر کیا اور باہر نکلکر ایک شخص نے کہا کہ آپ نے وعظ تو اچھا کیا پر چندہ کا ذکر کر کے وعظ کو بگاڑ دیا۔ پر اُس مشنری نے جواب دیا کہ پولوس نے بھی ذکر کیا کیا بھائیو چندے کا ذکر وعظ کو بگاڑ دیتا ہے۔ عزیزو اگر ہم اُس کے نام پر نہ دیں تو ہم اُس کو پیار نہیں کرتے سو خدا نے جو کچھ لیاقت یا توڑے ہمارے سپرد کئے ہم سب کچھ اُسے دیدیں۔ اب ہم اگر وقت کا حصہ مسیح کو دیدیں تو ضرور بڑی برکت ہوگی۔ ہاں صبح کا وقت میرے خیال میں بہت اچھا ہے سو ہم کہیں جیسے تو میرا مالک ہے ویسے ہی میرے وقت کا مالک ہے

باقی آئندہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

منجملہ اُن کی جو درخواست میں نے سہارنپور بھیجی تھی اُس کو جناب پادری بی بی رائے صاحب بمقام لکھنؤ جناب پادری ایس جان قلندر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا اور آپ نے اُس کو کسی اپنی تحریر کے ساتھ بمقام رڑکی خدمت میں جناب پادری جی بی فرنک صاحب۔ ایس پی جی مشن رڑکی بھیج دیا۔ اُن سے میں ملاقی ہوا تو آپ کو نہایت خلیق اور جوان صالح اور عالم اور عابد زاہد متقی ہمہ صفت متصف پاکر خدا کا شکر کیا اور اطمینان طبیعت اور ارادہ ظاہر کر کے بعد حصول دولت نیازمندی جناب مکرم شبب صاحب میں نے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء جناب پادری صاحب موصوف کی معرفت بپتسمہ لیا۔ اور میرے ساتھ ساتھ میرے خلف حمید الظفر خاں نے جو کہ گیارہ سالہ ہے اور اُس کی بہن نے جو کہ تیرہ سالہ ہے دین مسیحیت قبول کیا اول الذکر ایس پی جی مشن سکول میں پڑھتا اور آخر الذکر زنانہ اسکول الہ آباد میں پڑھتی ہے۔

جو کچھ وجہ قبول دین عیسوی کے میں اوپر لکھ چکا ہوں اس سے علاوہ علانیہ اور رویا میں جو کچھ مجھے اس طرف سے ارشاد ہوا ہے وہ اس وقت معرض بیان میں لانا مناسب نہیں سمجھتا۔ مگر آئندہ جو ترتیب اُس کے اظہار کا وقت آنیوالا ہے خود بخود ظاہر ہو جائے گا

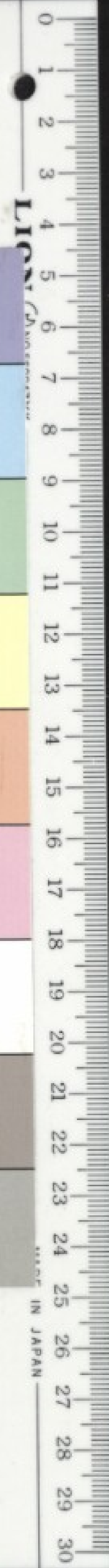
باقی آئندہ

شعر و سخن

دنیا میں ہر ایک شئے فانی ہے۔

نہ دارا ہے نہ اسکندر نہ ہے کاؤس کے باقی
نہ خسرو ہے نہ اُس کا وہ سند باد ہے باقی۔
زمین و آسماں کا بھی مٹیگا کیا نشاں اک دن
فنا ہو جائیگا سب کچھ نہ ہوگی کوئی شے باقی
نہ ہوگا عیش کا ساماں نہ بزم آراستہ ہوگی۔
نہ ہونگے ساغر و ساقی نہ خم باقی نہ مے باقی۔
نہ طبل و زیر و بم باقی نہ رود و رود زن باقی
نہ چنگ و ارغنوں ہونگے نہ بربط اور نے باقی
چمن ہوگا نہ گل ہوگا نہ بلبل چہچہائیگا
نہ بہمن کا عمل ہوگا نہ دست و ظلم دے باقی
نہ دنیا میں رہینگے ہم نہ یہ دنیا رہیگی خود
رہیگا اک فقط فیاض وہ قیوم حی باقی

آرنشس کا ہوائی جہاز۔ ۰ فٹ کی بلندی سے مقام نائن دقعہ کینسا میں گرا اور چور چور ہو گیا وہ اس سے پیشتر بھی گر چکا تھا اور اب چڑھنا نہیں چاہتا تھا مگر تماشبینوں نے اُسکو بزدل کہا۔ مگر وہ ناچار چڑھا جس کا نتیجہ اُسکی موت ہوا اُسکی عورت اور لڑکی اس واقعہ کو دیکھ رہی تھی اور تماشبینوں کو ملزم گردانتی تھیں۔ شملہ سے تار خبر آئی ہے کہ لفٹنٹ گیلی کیپن آج ایک ہوائی جہاز میں اُڑے اور گر کر مر گئے اور موضع الہ کر افسر اس حادثہ میں جلکر مرا چارس سے ایک تار آئی ہے کہ میرون نامے ایک صاحب کل شام کو ہوائی جہاز میں اُڑے پٹرول اُنکے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور جلکر مر گئے۔



مضامین

دنیا

ہماری آمدنی گو کسی ہی کسی طریقے سے ہو ہماری اپنی نہیں ہے سب چیزوں کا مالک خدا ہے۔ ہم بطور ایک خزانچی کے ہیں اور ہمیں چاہئے کہ ہم خدا کے مال کو جائز طور سے استعمال کریں پس جو خدا کا بندہ ہے وہ اس کے مال کو جائز طور سے خرچ کرتا ہے اور کچھ نہیں چھوڑتا۔

میرے ذاتی تجربے میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ امیر مسیحیوں میں سے بہت سے کم لوگ خداوند کی بشارت میں حصہ لیتے ہیں۔ اگرچہ اُن کو بہت موقع ملتا ہے۔ کہ وہ خداوند کی خدمت کریں۔ تو بھی وہ دیدہ دانستہ اس قدر کم روپیہ پیش کرتے ہیں کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ انہیں خدمت کا موقع نہیں ملتا۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیں کہ وہ بازاری منادی یا شخصی گفتگو کا موقعہ نہیں نکال سکتے۔ تو بھی وہ اپنی دولت سے خداوند کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم خداوند کو دیں اور وہ خود اس کا استعمال کریگا۔ پانچ روٹیاں مسیح کے پاس لائیں گئیں جنکو ہزاروں اشخاص کھا کر آسودہ اور تازہ دم ہوئے۔ ہم اپنی خدمت کو خداوند کی نذر کریں پھر وہ آپ اس پر برکت بخشیگا۔

ایک دفعہ ایک فوج کے کرنل صاحب جو بڑے خاندانی اور امیر آدمی تھے۔ گرجے میں وعظ سن رہے تھے پادری صاحب نے بیان کیا کہ وہ لوگ جنہوں نے خداوند کی خدمت کی اور روح کو بچایا۔ اُنکے زندگی کے تاج خداوند کی بادشاہت میں زیادہ جلال سے چمکینگے + باقی دارد

انتخاب الاخبار

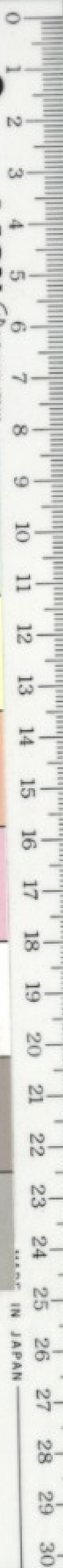
کاسموپولیٹین

اسنامی ایک رسالہ نے مشہور ترین ایجادات کے موجد نے اڈیسن کی چند پیشینگوئیاں انسانی علم و صنعت کے استقبال اور ان کی عظمت کی بابت اپنے مختصر پیرا میں کے شایع کی ہیں۔ چونکہ خالی از دلچسپی نہیں۔ ہم بھی انکو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ رسالہ مذکور لکھتا ہے کہ اڈیسن کہتے ہیں کہ ابھی انسانی ایجادات اپنی طفولیت کا زمانہ طے کر رہی ہیں۔ اور ایام کے ساتھ ان کی نشو ونما اور بالیدگی ہوتی رہیگی حتی کہ اُن کے شباب و کمال کا زمانہ آجاوے میں خیال کرتا ہوں کہ اب وہ زمانہ دور نہیں رہا ہے آتا تو آنے والی صدی کے لوگ بھی دیکھ لینگے کہ معمولی مشین ایک دماغ صحیح کا سا اور اک رکھتی اور نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ بڑے بڑے باریک کام انجام دے رہی ہونگی۔ اور وہ دن اب بہت قریب ہے کہ لوگ دیکھینگے کہ جن چیزوں کا بننا اور بنانا منظور ہے اُن کا مواد مشین کے ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف سے وہ چیزیں بہمہ نقش و نگار بن بن کر اور تیار ہو ہو کر بنڈلوں میں بندھی بندھائی صندوقچوں میں جڑی جڑائی مشین کے دوسری طرف نکلی چلی جاتی ہیں۔ کوئی کل طرح طرح کے کپڑے از اول تا آخر اس کے متعلق سارے کام انجام دے کر خاطر خواہ نکال رہی ہونگی پریس میں سے نہ صرف کتابیں چھپ کر بلکہ عمدہ عمدہ جلدیں بندھ کر باہر آتی ہونگی۔ لکڑیوں کے بڑے بڑے پودے مشین کے برابر رکھے جاتے ہونگے۔ اور طرح طرح کے میز کرسیاں۔ الماریاں۔ صندوقچے پے درپے نکلتے چلے آتے ہونگے۔

وہ کہتا ہے کہ آنے والے زمانہ میں آلات جنگ اور اسلحہ آتشبازی کی بڑی افراط ہوگی اور اُسکا نتیجہ تو عالمگیر خونخوار و خونریز جنگ ہوگی یا دنیا میں کران تا کران امن و صلح کا سپیدہ نمایاں ہوگا لیکن میرا خیال ہے کہ دنیا میں امن قایم ہو تو اس سے پہلے ایک یا ایک سے زیادہ عالمگیر لڑائی ضرور ہوگی۔

اسکی یہ پیشینگوئی کہ آنیوالے زمانہ میں جو سلطنت آئندہ پیش آنے والی سنت طبیعہ مراعات نہ کریگی وہ اُن قوموں کے قبضہ میں جا رہیگی جو اُس کا اتباع کرتی ہونگی۔ رسالہ مذکور اس پر ریمارک کرتا ہے کہ اڈیسن کی مراد پیش آنے والی سنت طبیعہ سے ہیگ کانفرنس ہے جس کے احکام بین الاقوام کی اہمیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے

اڈیسن کہتا ہے کہ آئندہ مختلف ملکوں اور ان کی صنعت و حرفت میں بھی سخت مقابلہ اور معرکہ آرائی ہوگی جو بہت سی حکومتوں کے چھکے چھڑا دیگی۔ اور ان کے مرکز اقتدار کو ہلا دیگی۔ کاسموپولیٹین لکھتا ہے کہ یورپ میں اس صنعتی جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ یہ جنگ بڑھتی ہوئی امریکہ میں بھی جا پہونچے۔ اور جاپان تک فارغ بیٹھے ہیں۔ اُن کی تمام تر توجہ اس طرف منعطف ہو جاوے نیز وہ کہتا ہے کہ اب سے وہ قرن سو برس گزر جانے پر دنیا پر کہیں فقر و فاقہ کا نام نہ ہوگا۔ اور ایسا گم ہوگا کہ پھر دنیا میں اُس کا قدم نہ آویگا نیز دنیا میں کمال و کمالی مصنوعات کا ایک نرخ مقرر ہو جاوے گا۔ دیکھو صنعت و حرفت کا یہ طوفان استعمال کے بازوؤں پر سوار اُٹھا چلا آرہا ہے اس کے خیر مقدم کی خوشیاں مناؤ کہ اگلے زمانہ کی صنعتیں بے بہا ہونے کے باوجود نہایت ارزاں ہونگی۔ اس پیشینگوئی پر کاسموپولیٹین لکھتا ہے۔ کہ ہاں آئندہ دنیا میں فاقہ کیونکر رہ سکتا ہے وہ ناپید ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ ہمیشہ اُنہی قوموں کے ساتھ رہا ہے۔ جو تمام کام اپنے ہاتھ سے کرنے



پر مجبور رہی ہیں۔ کیونکہ ہاتھ سے کام کرنے میں نہ صرف محنت و مشقت ہے بلکہ وقت بھی بہت صرف ہو جاتا ہے۔ اور اب انسان نے ہاتھ سے کام لینا چھوڑ کر دماغ سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔

اسلئے واقعی یہ باور کرنیکے وجوہ موجود ہیں فقر و فاقہ ضرور ایک دن دنیا سے دور ہو جائیگا۔ آج جس چیز کے کنارے ہمارے ہاتھ میں ہیں آئندہ وہ ساری کی ساری ہمارے قبضہ میں ہوگی اور ہمارا ناقص علم کامل ہو جاویگا۔ اور جب قوائے طبیعہ جن پر آج ہمیں کچھ زیادہ قابو نہیں ہے سب ہمارے قابو میں آجاوینگے تو بے شک ہم میں قدرت ہوگی کہ دنیا کا منظر سراسر بدل ڈالیں چنانچہ اس عظیم الشان انقلاب کا عملی آغاز ہو گیا ہے جس کو اس تغیر عالم کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے۔ جس کا صحیح تصور ابھی ہمارے خواب و خیال میں نہیں۔ یہ بالکل یقینی ہے۔ کہ زمانہ مستقبل کے موجد و مخترع دنیا میں دولت و سعادت کے دریا بہا دینگے۔ مگر نوع انسانی بالعموم اس سے اسی وقت متمتع ہو سکے گی کہ قومی سلطنتوں کی حرص و طمع کو اندھے سے باہر قدم نہ رکھنے دیں۔ ایڈیسن کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ قریب ترین زمانہ میں کام کرنیوالے (مزدوروں) گروہ کی طاقت بہت بڑھ جاویگی۔ اور ان کا ارادہ اتنی عفت پا جائیگا۔ اور اُن میں یہ طاقت و قدرت ہوگی کہ اگر وہ انگلستان جیسی باجبروت اور صاحب اقتدار سلطنت کو بھی اپنی رائے کا پابند کرنا چاہینگے تو کرلینگے اور حکومت کو ان کے اشارہ پر چلنے سے کوئی دقیقہ باقی نہ رہے گا وہ سلطنت کو اپنے اغراض کا آلہ بنا لینگے اور سلطنت ان کی خدمت میں ذرا بھی پس و پیش کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔ کاسمو پولیٹین کی رائے ہے۔ کہ اڈیسن کی اس پیشینگوئی کا مبنی غالباً یہ خیال ہے کہ آگے چلکر قانون وضع میں طرح طرح کی خرابیاں واقع ہونگی اور قصر حکومت میں ایسے اور اتنے رخنے پڑ جاوینگے کہ اُن میں اتنی طاقت بھی نہ رہیگی کہ وہ کام کرنے والے گروہ کی طاقت کا مقابلہ کر سکیں۔ اور وہ بادشاہ لگا کا بیا ہو جائیں۔ بلکہ خود اُن کا اثر روز بروز بڑھتا چلا جاویگا۔ اور بالاخر وہ آنا زور پکڑیگا کہ اگر کوئی حکومت اُن کی مرضی کے خلاف چلنا چاہیگی۔ اور وہ چاہینگے تو اس کی ہستی کو خطرہ میں ڈالدینگے

نیز اڈیسن کہتا ہے کہ موجودہ یورپین تمدن واجب البدل ہے اور اس کے اصول و قواعد ترمیم و اصلاح کے محتاج اس لئے کہ وہ اس قابل نہیں ہے کہ آئندہ آنے والے ثروت کے زمانہ میں ساری قومیں اس تمدن اور اُس کے اصول و قواعد پر مجتمع ہو سکیں نیز وہ کہتا ہے کہ اب کے پچاس برس بعد جابجا قوموں اور حکومتوں میں میری اُن پیشنگوئیوں کے ظہور کا آغاز ہو جاویگا۔ اور دنیا دیکھ لے گی کہ میں نے جو کچھ قبل از وقت کہا تھا وہ ٹھیک ہو (شانتی)

آسٹریلیا میں ہندوستانیوں کو دقتیں

آسٹریلیا والوں نے اہل ہند کو اپنے ملک سے روکنے کیلئے بڑے سخت قوانین وضع کئے ہیں۔ صرف وہی ہندوستانی آسٹریلیا میں داخل ہو سکتا ہے جو وہاں اُترتے وقت پندرہ سو روپیہ اپنے پاس دکھا سکے لیکن اگر کوئی شخص بغیر اس قدر روپیہ کے آسٹریلیا میں داخل ہونا چاہے تو اُس کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ وہ یورپ کی کسی ایک زبان۔ انگریزی فرانسیسی اور جرمن وغیرہ میں کم از کم پچاس لفظ صحیح طور پر لکھ اور پڑھ سکتا ہو۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر ہندوستانی انگریزی زبان جانتا ہو تو وہ اس سے جرمنی یا فرانسیسی زبان میں سوال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر انگریزی اور فرانسیسی زبان جانتا ہو تو جرمنی میں امتحان لیتے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح غریب ہندوستانیوں کو نہیں کسی نہ کسی نامعقول بہانہ سے فیل کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ انگریزی میں کتنا ہی لائق کیوں نہ ہووے۔ سچ ہے۔ خوئے بد را بہانہ بسیار۔ ان لوگوں کی ایمان داری اور تہذیب بس یہیں تک بس نہیں۔ جس جہاز میں ہندوستانی ہوں اُن کا مال و اسباب خواہ وہ اہل جہاز انگلستان ہی کا کیوں نہ ہووے ہندوستانیوں کے تمام مال و اسباب گھی چاول دیسہ وغیرہ پر سخت محصول لیتے ہیں۔ اس کا علاج کیا ہے یہی کہ آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ ممالک کے لوگوں کے برخلاف بھی جو ہندوستانیوں کو اپنے ملک آنے سے روکتے ہیں سخت سے سخت قانون اُن کے ہندوستان میں آنے کے لئے وضع کئے جاویں مثلاً کوئی امریکہ یا آسٹریلیا و افریقہ کا شخص ہندوستان میں آنے نہ پاوے۔ جبتک عربی۔ فارسی۔ اردو سنسکرت۔ بنگالی۔ پنجابی وغیرہ زبانوں میں کافی دسترس نہ رکھتا ہو اور اس کے علاوہ اُس کے پاس کم از کم دو سو پونڈ نقد موجود ہوں اور ان ممالک کے جو جہاز ہندوستان کے بندرگاہوں پر ٹھہریں اُن کے مال و متاع پر سخت محصول لگایا جاوے۔ ان قوانین کے پاس ہونے کے بعد خود بخود ان ممالک کے لوگ ہندوستانیوں کو اپنے ملک میں خوشی سے آنے کی اجازت دینگے۔ گورنمنٹ نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانی قلیوں کو قانوناً منع کرنے سے اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ اُسے اہل ہند کی بہبودی سے غرض ہے اہل ہند کا فرض ہے کہ وہ مناسب وقت پر گورنمنٹ کی خدمت میں ان سے قوانین کے لئے عرض کریں

(ا)

انگلستان میں سال رواں کی موسم بہار میں ہوا سٹرا بیز جو وہاں کثرت سے ہوتا ہے ایسا گراں ہو گیا تھا کہ ایک پونڈہ اسٹنگ کو بک گیا تھا۔

گلدستۂ اخبار

ایک انگریزی اخبار میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اگر چہرہ دیکھنے کے شیشوں کو اچھا رکھنا چاہتے ہو تو دھوپ میں جہاں کہ سورج سامنے تکتا ہو کبھی مت ٹانگو۔ سورج کی تیز روشنی اور دھوپ سے شیشے مدہم ہو جاتے ہیں۔

امریکہ میں ٹیلیفون کے ذریعہ سے شادی کی رسم ادا کرنے کا عجیب طریقہ نکلا ہے۔ دولہا۔ دولہن ایک دوسرے سے تین میل کے فاصلہ پر تھے۔ پادری صاحب جنہوں نے عقد باندھا دونوں سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھے

ایک ڈاکٹر صاحب نے پلیگ کے روکنے کے لئے چوہوں کے برباد کرنے کی نسبت ایک قسم کے سانپوں کو پالنے کی رائے دی ہے۔ وہ سانپ کم زہریلے ہیں اور وہ چوہوں کے نہایت دشمن ہیں۔ جس گھر میں وہ رکھے جاویں وہ اُس گھر کو فوراً چوہوں سے پاک کر دیتے ہیں

میونخ میں بلیوں پر ایک ٹیکس کا قانون جاری ہوا ہے اور سالیانہ ہر ایک کو فیلی پانچ اکس سکہ ادا کرنا ہوگا اور ایسی بلیوں کو پٹا پہننا ضروری ہوگا۔ اور اگر پٹا نہ پہنایا جاوے تو وہ جھٹکا مار ڈالی جاویگی۔ اس ٹیکس کی خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ گانے والے پرندے محفوظ رکھے جاویں۔

انگلینڈ میں ایک انگریز محب وطن نے دو لاکھ پونڈ برٹش ڈینٹل ایسوسی ایشن کو چندہ دیا ہے کہ جس سے ڈینٹل ہاسپٹل درمیانہ اور ادنےٰ درجہ کے لوگوں کے لئے جاری کئے جاویں۔





کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکے مطالعہ سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳- دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/ رومن اُردو ۸/ +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/ ۸/ رومن اُردو ۸/ +
۵- سورج پرکاش ۴/ ۶/ ۱۲/ رومن اُردو ۸/ +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲/ +
۷- چندر لیلا اُردو ۲/ ۶/ گورمکھی ۶/ +
۸- حالات جاپان اُردو ۳/ ۸/ +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳/ ۶/ +
۱۰- سمپردائے اُردو ۶/ ۱۰/ +
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ/ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - بے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸/

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱/ +
۲- اصلاح حفظان صحت ا/ +
۳- دستکاری کی ترقی ۲/ +
۴- اصلاح تمدن ۵/ +
۵- اصلاح اخلاق ۴/ +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷- بچوں کی پرورش ا/ +
۸- شادی کی بابت خیالات ا/ +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیح دین اور اخلاق - پاسٹر شی - مسیح کا نمونہ - عزت بیمثال تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اِکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک
یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹر نیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہیں پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوسیایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی درد گڑگڑ نہیں ہوگی نہ معمول سے زیادہ اور کھانے پینے میں کچھ لحاظ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ہی بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیال دار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ ار ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ر +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں بہاڑ ہوجاتا ہے یہ دوا لفظ میں اس کو پانی کردیتا ہے۔ درد ریاح جیسے میں چک ٹیک رگوں میں ابھریں کہیں کی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف کم تا ہے۔ دور ہوجاتا ہے اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک چھ آنہ ۶ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان
تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

مشاہرہ:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرو ٹول وکرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ ۵ گروٹول للعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۱۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں و یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ ؎
ہندوستان و پنجاب " عہ ۲ ؎
غیر ممالک سے " ۵ ؎
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا۔